72268 ـ اپنا حق لینے کے لیے رشوت دینا

سوال

کچھ سرکاری محکموں میں میرے کام ہوتے ہیں، اور جب تك سرکاری ملازم رشوت نہ لے وہ میرے کام کو معطل کیے رکھتا ہے، کیا میرے لیے اسے رشوت دینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رشوت کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے، اس کی دلیل مسند احمد اور سنن ابو داود کی درج ذیل حدیث ہے:

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی "

مسند احمد حدیث نمبر (6791) سنن ابو داود حدیث نمبر (3580) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2621) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الراشی: رشوت دینے والے کو کہتے ہیں.

اور المرتشی: رشوت خور کو کہا جاتا ہے.

اگر آپ بغیر رشوت دیے اپنا کام کروا سکتے ہیں کہ پھر آپ کے لیے رشوت دینا حرام ہے.

دوم:

اگر حقدار کو اپنا حق رشوت دیے بغیر نہیں ملتا تو علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اس وقت اس کے لیے رشوت دینا

جائز ہے، لیکن لینے والے کے لیے وہ رشوت حرام ہو گی نہ کہ دینے والے پر، انہوں نے مسند احمد کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ ان میں سے کوئی ایک کچھ مانگتا ہے تو میں اسے دے دیتا ہوں، تو وہ اسے بغل میں دبا کر نکل جاتا ہے، ان کے لیے تو یہ آگ ہی ہے.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ انہیں دیتے کیوں ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ مانگے بغیر جانے سے انکار کر دیتے ہیں، اور اللہ تعالی نے میرے لیے بخل سے انکار کیا ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (10739) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (844) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ مال دیتے حالانکہ یہ ان کے لیے حرام ہوتا تھا، تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے بخل کے نفی کر سکیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس نے اپنے سے اس کا ظلم روکنے کے لیے کوئی ہدیہ دیا، یا اس لیے دیا کہ وہ اس کا واجب حق ادا کرے تو یہ ہدیہ لینے والے پر حرام ہو گا اور دینے والے کے لیے ہدیہ دینا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ میں ان میں سے کسی ایک کو عطیہ دیتا ہوں .... الحدیث " انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی الکبری (4 / 174).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے:

" ظلم دور كرنے كے ليے رشوت دينى جائز ہے، نہ كہ حق روكنے كے ليے، اور ان دونوں ميں رشوت لينى حرام ہے "

اس كى مثال يہ ہے كہ: اگر كسى شخص نے شاعر يا شاعر كے علاوہ كسى اور كو اس ليے رقم دى كہ وہ اس كى ہجو وغيرہ نہ كرے، يا اس كى عزت سے ان الفاظ كے ساتھ مت كھيلے جو اس كے ليے حرام ہيں، تو اس كے ليے رقم خرچ كرنى جائز ہے، اور اس نے جو رقم اس ليے اس سے لى كہ وہ اس پر ظلم نہيں كريگا تو وہ رقم اس كے ليے حرام ہے؛ اس ليے كہ اسے پر ظلم كرنے سے باز رہنا واجب تھا....

تو اس نے جو مال بھى اس ليے ليا كہ وہ لوگوں پر جھوٹ نہ بولے، يا پھر ان پر ظلم نہيں كريگا تو يہ خبيث اور حرام ہے؛ كيونہ ظلم اور جھوٹ يہ دونوں ہى اس كے ليے حرام تھيں، اسے مظلوم سے بغير كسى معاوضہ اور عوض كے اسے ترك كرنا چاہيے تھا، اور اگر وہ معاوضہ كے بغير اس سے باز نہيں آتا تو يہ اس كے ليے حرام ہوگا " انتہى مختصرا.

ديكھيں: مجموع الفتاوى الكبرى (29 / 252).

اور ان كا يہ بھى كہنا ہے:

" علماء كرام كا كہنا ہے: بلا شبہ جس نے بھى حكمران اور افسر كو كوئى ہديہ اس ليے ديا كہ وہ كوئى ايسا كام كرے جو اس كے ليے جائز نہ تھا تو ہديہ دينے اور ہديہ لينے والے دونوں پر وہ حرام ہے، اور يہ اسى رشوت ميں شمار ہو گا جس كے متعلق نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا ہے:

" اللہ تعالى نے رشوت لينے اور رشوت دينے والے پر لعنت فرمائى ہے "

اور اگر وہ اسے اس ليے ہديہ ديتا ہے كہ وہ اس سے ظلم نہ كرے، يا پھر وہ اس كا واجب حق ادا كرے، تو يہ ہديہ لينے والے پر تو حرام ہوگا اور دينے والے كے ليے جائز ہوگا، جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شبہ ميں ان ميں سے كسى ايك كو ديتا ہوں اور وہ بغل ميں آگ دبا كر نكلتا ہے.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا گيا: آپ انہيں ديتے كيوں ہيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

وہ مجھ سے مانگے بغیر جاتے ہی نہیں، اور اللہ تعالی میرے لیے بخل جیسی صفت سے انکار کرتا ہے "

اسی طرح لوگوں پر ظلم کرنے والے کو دینا ہے، یہ دینے والے کے لیے تو جائز ہوگا، لیکن لینے والے پر حرام ہے .

اور سفارش میں ہدیہ دینا، مثلا کوئی شخص حکمران کے پاس سفارش کرے تا کہ اس سے ظلم کو روکے، یا اس تك اس کا حق پہنچائے، یا اسے وہ ذمہ داری دے جس کا وہ مستحق ہے، لڑائی کے لیے فوج میں اسے استعمال کرے اور وہ اس کا مستحق ہو، یا فقراء یا فقھاء یا قراء اور عبادت گزاروں کے لیے وقف کردہ مال میں سے دے اور وہ مستحق ہو، اور اس طرح کی سفارش جس میں واجب کام کے فعل میں معاونت ہوتی ہو، یا کسی حرام کام سے اجتناب میں معاونت ہو، تو اس میں بھی ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، لیکن دینے والے کے لیے وہ کچھ دینا جائز ہے تا کہ وہ اپنا حق حاصل کر سکے یا اپنے سےظلم روك سکے، سلف آئمہ اور اکابر سے یہی منقول ہے " انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (31 / 278).

اور تقی الدین السبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہم نے جو رشوت ذکر کی ہے اس سے مراد وہ رشوت ہے جو کسی حق کو روکنے یا باطل کو حاصل کرنے کے لیے دی جائے، اور اگر آپ کسی حق حکم کو حاصل کرنے کے لیے دیں تو یہ لینے والے پر حرام ہوگا، لیکن جس نے دیا ہے اگر وہ بغیر دیے اپنا حق حاصل نہیں کر سکتا تو اس کے لیے جائز ہے، اور اگر وہ رشوت دیے بغیر ہی اسے حاصل کر سکتا ہے تو جائز نہیں "

دیکھیں: فتاوی السبکی (1 / 204).

اور سیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ستائیسواں قاعدہ اور اصول:

(جس کا لینا حرام ہو وہ دینا بھی حرام ہے) جیسا کہ سود، اور فاحشہ عورت کی کمائی، اور نجومی و کاہن کی شرینی، اور رشوت، اور نوحہ و مرثیہ گوئی کرنے والے کی مزدوری.

اس سے کچھ صورتیں مستثنی ہیں: جس میں حاکم سے اپنا حق حاصل کرنے کے لیے رشوت دینی، اور قیدی

چھڑانے کے لیے، یا اسے کچھ دینا جس سے خدشہ ہو کہ وہ اس کی ہجو اور بدگوئی کریگا " انتہی.

دیکھیں: الاشباہ و النظائر صفحہ نمبر (150).

حلوان الکاہن: وہ اشیاء جو کاہن اور نجومی کہانت اور اٹکل پچو باتیں بتا کر حاصل کرتے ہیں.

اور حموی الحنفی " غمز عیون البصائر " میں کہتے ہیں:

" چودھواں قاعدہ اور اصول:

(جس کا لینا حرام ہے وہ دینی بھی حرام ہوگی) مثلا سود، اور فاحشہ عورت کی کمائی، اور کاہن و نجومی کی شرینی، اور رشوت، اور نوحہ کرنے والے کی اجرت.

مگر کچھ مسائل میں نہیں:

1 ـ اپنے مال یا جان کے خدشہ کے پیش نظر رشوت دینا.

یہ تو دینے والے کی جانب سے ہے لیکن لینے والے کی جانب سے وہ حرام ہوگی " انتہی بتصرف.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" اور ابن نجیم حنفی کی کتاب " الاشباہ " میں ہے:

اور اسی طرح زرکشی شافعی کی کتاب: " المنثور " میں ہے:

جس کا لینا حرام ہو اس کی دینا بھی حرام ہے، مثلا سود، اور فاحشہ عورت کی کمائی، اور کاہن و نجومی کی شرینی، اور حکمران کو اس لیے رشوت دینی کہ وہ ناحق اس فیصلہ کرے، مگر کچھ مسائل میں نہیں:

اپنی جان اور مال کے ڈر سے رشوت دینی، یا قیدی چھڑانے، یا ایسے شخص کو دینی جس سے خدشہ ہو کہ وہ اس کی ہجو کریگا " انتہی.

اور استاد ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی کہتے ہیں:

" جب اپنی غرض تک پہنچنے کے لیے رشوت کے بغیر کوئی راہ متعین نہ ہو ضرورت کی بنا پر رشوت دینا جائز ہے، اور رشوت لینے پر حرام ہو گی " انتہی.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ کے لیے رشوت دینی جائز ہے، لیکن یہ اس ملازم اور اہلکار کے لیے حرام ہو گی جو لے رہا ہے، لیکن اس میں دو شرطیں ہیں:

1 ۔ آپ رشوت اس لیے دیں کہ اپنا حق حاصل کر سکیں، یا پھر اپنے آپ کو ظلم سے بچا سکیں، لیکن اگر آپ رشوت اس لیے دیں کہ آپ وہ چیز لینا چاہیں جو آپ کا حق نہیں تو یہ حرام اور کبیرہ گناہوں میں شامل ہو گا.

2 ۔ آپ کے لیے اپنا حق حاصل کرنے کے لیے، یا پھر اپنے آپ سے ظلم ہٹانے کے لیے رشوت کے بغیر کوئی اور وسیلہ نہ ہو.

واللہ اعلم .